ابتدائی سکول کی عمارت (سکول پلانٹ )کے ضروری عناصرا ورخصوصیات

[[1]](#footnote-1) ڈاکٹر ام سلمی ٰ

**\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_**

**Abstract**

Long-range planning for educational needs is a vital part of a community’s orderly growth and development. The educational climate provided by a community determines to a large extent its outlook for the future. A school building (school plant) provides a general environment in which learning is to take place and must be the end result of a careful process of preparation and development, teaching and learning and accommodate the needs of all learners. Serve as centers of the community. Result from a planning and design process involving all stakeholders. Provide for health, safety, and security. Make effective use of all available resources. Allow for flexibility and adaptability to changing needs.

**Keywords:** Primary School Plants, important factors and (school building)

**تعارف:**

تعلیم کی بنیاد جس پتھر پر رکھی جاتی ہے وہ ابتدائی تعلیم ہے۔ یہ وہ اساس ہے جس پر مستقبل کی تعلیم وتربیت کی عمارت کھڑی کرنا ہوتی ہے۔ بنیاد جتنی مضبوط ہو گی ,عمارت اتنی ہی شاندار اور پائیدار ہو گی۔ یہ دور بچہ کی تعلیمی زندگی کا ابتدائی درجہ ہے بچے اس درجے میں جو کردار اور عادات سیکھ لیتے ہیں بعد کی تعلیمی زندگی میں اس میں کوئی بنیادی تبدیلی واقع ہونے کی توقع کم ہی رکھی جا سکتی ہے ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ

" ابتدائی عمر میں جو عادات سیکھ لی جاتی ہیں وہ مدت العمر جاری رہتی ہیں اور ان میں کوئی بنیادی تبدیلی واقع نہیں ہوتی اسی لئے بچوں کو اس درجے میں ایسی تعلیم اور ماحول دینے کی ضرورت ہے جس کی بناپر وہ اچھی اور معقول ذاتی اور سماجی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں"۔(عزیز، 1983ء)۔

ہر نظام ِتعلیم میں ابتدائی تعلیم کو بے حد اہمیت دی جاتی ہے ہمارے ملک میں اس حقیقت سے آگاہ ہونے کے باوجود پرائمری سطح کی تعلیم کی بہتری اور اصلاح کی طرف بھرپور توجہ نہیں دی جاتی اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہمارا معیار ِتعلیم افسوسناک صورتحال اختیارکر چکا ہے ۔نصاب تعلیم، تعلیمی انتظاما ت یا پھر عمارتوں کی صورتحال سب مخدوش حالت میں ہیں ۔ (محمد، 1988ء)ابتدائی تعلیم کی تعریف کے ضمن میں ڈاکٹر عبدالعزیز اپنی کتاب میں معاشرتی تبدیلی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

اس اصطلاح کو سب سے پہلے مے ہیو(Mayhew) نے اس صدی کے ربع دوم میں استعمال کیا۔ Primary کا مطلب ہے ابتدائی کلاس یا آغاز تعلیم کلاس اول تا پنجم تک جو تعلیم دی جاتی ہے اس کو پرائمری تعلیم کہا جاتا ہے۔ (عزیز، 1983ء)

ابتدائی تعلیم کے مقاصد میں شامل ہے کہ بچے کی جسمانی ،اخلاقی ،شعوری ومعاشرتی تربیت کی جائے اور بچے کی ذہنی صلاحیت اور میلان کے مطابق بنیادی علم وہنر دیے جائیں جو اس کی شخصی ضرورتوں کوپوراکرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کا فعال شہری بنا ئیں ، بچوں میں قدرتی صلاحیتوں کو بیدار کیا جائے اور جسمانی نشوونما کا شعورکھیل کود کے ذریعے پیدا کیا جائے۔

ابتدائی تعلیم کے مقاصد تب ہی پورے ہوں گے جب سکول کی عمارت بچوں کی تمام ضروریات کو پورا کرتی ہو۔   
 ہمارےملک میں ابتدائی تعلیم کی بہتری اور اصلاح کی طرف توجہ نہیں دی جاتی نہ ہی عمارتوں کی کوئی بہتر حالت ہے اکثر خستہ حال ہیں کچھ طالب علموں کی تعداد کے لحاظ سے نا کافی ہیں کہیں سازوسامان وفرنیچر نہ ہونے کے برابر ہے اور اس خستگی میں بتدریج اضافہ ہی ہو رہا ہے اور اس اہم قومی مسئلے کی طرف اگر فوری توجہ نہ دی گئی تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ (مرزا1986ء)

**سکول پلانٹ معنی ومفہوم/تعریف**

سکول کی زیر ِنگرانی سر انجام دینے والے مشاغل کو ایک متحدہ عمل کے ذریعے ترقی دی جائے، یہ سرگرمیاں خوشگوار ماحول اور بہتر نمونے کے سکول پلانٹ میں سر انجام پا سکتی ہیں اس لئے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ سکول پلانٹ سے کیا مراد ہے؟سکول پلانٹ عمارت مدرسہ تک محدود نہیں بلکہ اس میں سکول کا محل وقوع ، عمارت، کھیل کے میدان ، فرنیچر ، والدین کے لئے انتظار گاہ،صدرمعلم کا کمرہ اور دیگر لوازمات بھی شامل ہیں۔ سکول کی عمارت میں ہوا، روشنی اور صفائی کا بہتر یا مناسب انتظام ہو وہ کسی صحت مند علاقے میں ہو اور اس کے ساتھ بڑے بڑے کھیل کے میدان ہوں۔ کشادہ چھت والی جگہ، لیبارٹریاں ، پڑھنے کےلئے کمر ے اور لائبریری موجود ہوں -سکول کا نام سنتے ہی ذہن فوری طور پر ایسے ماحول میں پہنچ جاتا ہے جہاں قومیں ترقی کے لئے تیار کی جاتی ہیں قوم کے نونہالوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے اور اخلاقیات کا درس دیا جاتا ہے جہاں سے قوم کندن بن کر نکلتی ہے اور کارزارِحیات میں آفتاب بن کر چمکتی ہے یہ ایک ایسا مقام ہے جو بڑے فرائض سے عہدہ برآہوتا ہے۔ (خوشی: 1985)

**سکول قائم کرنے کے مراحل :**

1۔ تعلیمی منصوبہ بندی

2۔ تعمیراتی منصوبہ بندی

3۔ حقیقی تعمیر

ان میں سے پہلے مرحلے کو ماضی میں نظر انداز کیا جاتا رہا ـ سکول کی عمارت کو تعلیمی پروگرام کا بہترین نمونہ ہونا چاہیے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ماہر تعمیر کو بلڈنگ کی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے تعلیمی منصوبہ بندی کرنی چاہیے ـسب سے پہلے طلبہ کی تعداد کا اندازہ کر لیا جائے کہ کتنے بچے اس سکول میں تعلیم حاصل کریں گے، پرائمری سکول میں جماعت وار تعداد اورمضمون وار تعداد سے اندازہ لگا کرکمروں کا شیڈول بنا لیا جائے۔ جنہیں ابتدائی منصوبہ بندی میں شامل کیا جانا چاہیے ـ ہر قسم کے کمرے مثلا کنڈر گارٹن روم، جسمانی تعلیم کا کمرہ، با قاعده کمرہ جماعت، سائنس روم اور ہیلتھ روم وغیرہ۔

اس بات کا اندازہ لگا لیا جائے کہ مستقبل کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ کتنی حاضری کا امکان ہے ،مستقبل کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ تعداد کیا ہونی چاہیے یہ اندازہ اس لحاظ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کہ ماہرِتعمیرات سکول کو زمینی بنیادوں پرمستقبل میں اضافہ کے لحاظ سے منصوبہ بندی کے لئے تیار کرتا ہے اور مستقبل میں آنے والی مشکلات کے امکان میں کمی واقع ہوتی ہے جیسے کہ ٹریفک کی مشکلات۔مثلاایک چھوٹے پرائمری سکول کے یونٹ کو تین کلاس روم ،ایک بڑے ہال ،کمرے اور ایک باتھ روم پر مشتمل ہونا چاہیے اور اتنی جگہ مزید ہو کہ تعداد بڑھنے کی صورت میں عمارت میں اضافہ کیا جا سکے۔

**بہتر جگہ کے انتخاب کے لئے تجاویز**

سکول اور کھیل کے میدان میں مقام کا انتخاب کرتے وقت جدید سہولیات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ بعض اوقات عمارت کے ڈیزائن اور اس کی تعمیر میں اغلاط کو مناسب قیمت پر ٹھیک کیا جا سکتا ہے لیکن جگہ کے سائز شکل یا مقام کے انتخاب میں غلطیوں کو اس قیمت میں درست نہیں کیا جاسکتا سکول پلانٹ کے منصوبے میں جگہ کے انتخاب کو بنیادی اور اہم مقام حاصل ہے۔ جگہ کے انتخاب کا منصوبہ حقیقی عمارت کے پروگرام سے پہلے آتا ہے سکول میں تمام ممکنہ سہولیات کی فراہمی کا خیال رکھنا چاہیے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ مستقبل میں تعلیمی پروگرام کی ترقی کے لئے تمام ضروری سہولیات کے لئے بھی گنجائش ہونی چاہیے، ان باتوں کا خیال رکھ کر ہی ایک بہترین پروگرام بنایا جا سکتا ہے۔ سکول بلڈنگ بناتے وقت ضروری ہے کہ سکول کی ضرورت کے بارے میں سروے کیا جائے، تا کہ عمارت ضرورت اور جدید تقاضوں کے مطابق اور مستقبل میں مفید ہو۔

**عمارت کے ضروری عناصر:**

سکول کی عمارت بناتے وقت عمارت کے ضروری عناصردرج ذیل ہوں گے ۔

**ماہرین تعمیرات کا انتخاب اور تعین**

ماہرین فن تعمیر سے سکول کی عمارت بنوائی جائے تا کہ وہ علاقے کے ماحول کے مطابق تعمیر کرے۔

**سکول پلانٹ کے لئے جگہ کے انتخاب میں ضروری عناصر**

جگہ کا انتخاب آبادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا جائے علاوہ ازیں جغرافیہ ، زمین کی اقسام ، رسائی ،شاہراؤں سے فاصلہ ، جمالیاتی حسن کے علاوہ تعمیر و ترقی اور زمین کی خرید کے اخراجات کا خیال رکھنا چاہیے۔

* **زمین کی طبیعی ساخت**

زمین اونچی نیچی ، ریتلی اورسیم وتھور والی نہیں ہونی چاہیے تا کہ عمارت اچھی تعمیر ہو سکے نیز بچوں کے پینے کے لئے صاف پانی اور سکول کی دیگر ضروریات کے لئے پانی وافر مقدار میں مل سکے۔

* **وسعت**

سکول کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جہاں عمارت کی تعمیر کے علاوہ کھیل کے میدان ، سکول کے باغیچے ، ملازمین کی رہائشی کمرے اور دارالا قائمہ کے لئے کافی گنجائش موجود ہو نیز مستقبل کی ضروریات کے لئے اس عمارت میں توسیع ہو سکے موجودہ زمانے میں جبکہ جگہ کا حصول بہت مشکل ہے دس ایکڑ اراضی برائے ثانوی مدارس موزوں اور مناسب ہے۔فضل محمد خان نے 115 ایکڑ 500 طلباء کے لئے اور 20ایکڑ 1000 طلباء کے لئے اراضی کی سفارش کی ہے۔ (فضل ،1960ء)

پنجاب ایجوکیشن کوڈ کے مطابق سکول کی عمارت اس طرح ڈیزائن کی جائے کہ ہر طالب علم کو ایک مربع میٹر اور پرائمری کے طالب علم کو 60 مربع میٹرفرشی رقبہ میسر آئے ۔

* **سکول تک رسائی**

سکول ایسی جگہ پر واقع ہو جہاں گردونواح کے لوگ باآسانی پہنچ سکیں اور زیادہ ٹریفک والے علاقے کے قریب نہ بنایا جائے سکول اتنے فاصلے پرنہیں ہونا چاہیے کہ وہاں تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت صرف ہو۔

* **پانی کا نکاس**

سکول کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جو گردونواح کے علاقہ سے نسبتاً اونچی ہوتا کہ بارش اور گندگی والا پانی بآسانی نکل سکے اس طرح سے مچھراور دوسرے خطرناک قسم کے جراثیم پیدا نہیں ہوں گے اور طالب علم مہلک بیماریوں سے محفوظ رہیں گے۔

* **ماحول**
  + ماحول اگر شدید گرم ،ٹھنڈا، شور، اندھیرا، اجالا کا ہو گا تو بچہ بے آرام بے چین رہے گا۔ اس کی سماعت، لکھنے اور پڑھنے کی کارکردگی حتی کہ مجموعی لحاظ سے بچہ کی پوری شخصیت ہی غیرتسلی بخش رہے گی۔
  + ماحول ایسا ہو کہ بچے میں شعور اور آگاہی کی صلاحیتیں نا صرف اجاگر ہوں بلکہ وہ تخلیقی انداز میں سرگرم رہیں اور پڑھانے کا عمل بھی متاثر ہو ۔
* **خوشگوار ماحول**

سکول کی جگہ فیکٹریوں اور کارخانوں سے دور ہونی چاہیے اسطرح سکول کے قرب و جوار میں فضا دھوئیں اور گندی گیسوں سے پاک ہو اور نہ ہی ان کا شورتعلیمی کام میں مخل ہو سکول ایسی جگہ نہ ہو کہ بچوں کی اخلاقی ترقی پر برا اثر ہو مثلا بازار اورسینما وغیرہ کے نزدیک نہ ہو نیز قبرستان سے بھی دور ہونا چاہیے۔

* **سکول کی تقسیم پذیری**

سکول کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب نہ کیا جائے جو سکول کو دو حصوں میں تقسیم کر دے ایسا کرنے سے نہ تو مناسب نگرانی ہوسکتی ہے اور نہ ہی بہتر راہنمائی کی جاسکتی ہے اسکے علاوہ مادی ذرائع کا ضیاع بھی ہو جاتا ہے۔

* **مصارف**

اعلیٰ حکام کے پیش نظر سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ ایسی جگہ حاصل کی جائے جس پر لاگت بھی کم سے کم آئے عام طور پر مخیر حضرات زمین کو وقف کر دیتے ہیں لہذا جگہ کا انتخاب کرتے وقت ان اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جگہ ایسی ہو جو آسانی سے میسر آئے اور لاگت بھی کم ہو اور وہ مستقبل کی ضرورت کو بھی پورا کرے۔

**سکول پلانٹ کی خصوصیات**

ایک بہترین سکول کی درج ذیل خصوصیات ہونی چاہئیں۔

**نصابی ضرورت کے مطابق**

سکول کی عمارت ایسی ہو جوتمام نصابی ضروریات کو پورا کرتی ہو۔

**حفاظت اور دیکھ بھال**

ایک مثالی سکول کی عمارت نہ صرف خطرے میں حفاظت کرے بلکہ طلبہ کی صحت اور جسمانی بہبود میں بھی مثبت کردار ادا کرے۔

**متوازن اور مربوط سرگرمیاں**

ایک مثالی سکول کی عمارت کی ایسی منصوبہ بندی کی جائے کہ ہر حصہ میں انجام دینے والی سرگرمیاں اور اس سے ملحقہ دوسری سرگرمیوں میں متوازن ربط رہے اور انہیں سکول میں سرانجام دی جانے والی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوئے بغیر جاری رکھا جا سکے مثلا کھیل کا میدان سکول کے اندر ہونا چاہیے نہ کہ بچوں کو کھیل کود کے لئے باہر جانا پڑے۔

**کارکردگی**

سکول کی عمارت کی اس طرح سے منصوبہ بندی کی جاتی ہے کہ مواد کا استعما ل، طلبہ کا آنا جانا، سکول سٹاف اور مقامی آبادی کو کم سے کم رکاوٹ اور زیادہ سے زیادہ آسانی اور اطمینان فراہم کیا جائے۔

**مصارف**

اعلیٰ حکام کے پیش نظر سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ ایسی جگہ حاصل کی جائے جس پر لاگت بھی کم سے کم آئے۔ عام طور پر مخیر حضرات زمین کو وقف کر دیتے ہیں لہذا جگہ کا انتخاب کرتے وقت ان اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جگہ ایسی ہو جو آسانی سے میسر آئے اور لاگت بھی کم ہو اور وہ مستقبل کی ضرورت کو بھی پورا کرے-

**صحت و حفاظت**

حفاظت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بجلی کی تمام فٹنگر کو زیرزمین ہونا چاہیےاور اوپر کی منزل پر کھڑکیوں کا سائز بڑا نہیں ہونا چاہے۔ سیڑھیوں اور فرش کو بہت زیادہ چکنا اورپھسلنے والا نہیں ہونا چاہئیے بعض ممالک میں عمارت کے ڈھانچے کو آگ سے بچانے کے لئے خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ بجلی گیس کے استعمال سے سکول کے اندر آگ لگنے کے امکانات زیادہ ہو سکتے ہیں ان کا دھیان رکھا جائے۔

**صوتی اورسمعی اثرات**

کمروں میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ زیادہ گونج پیدانہ ہواور عمارت میں ھر جگہ شور شرابہ نہ ھو۔

**عمارت کے صحن و برآمدے**

عمارت کےاردگردجگہ کوخشک ہونا چاہیے اور سایہ دار درختوں کی ضرورت ہے لگایا جاے نیزسر سبز میدان اور پھول ہوں جو ان کو ٹھندا اور خشگوار رکھے ، برآمدے کشادہ اورصاف ہوں۔

**عمارت کا رخ**

عمارت اس رخ پر تعمیر کی جائے جس سے سورج کی روشنی عمارت کے ہر کمرے میں داخل ہو کیونکہ سورج کی روشنی ایک موثر جراثیم کش دوا ہے۔ عموما عمارت کا رخ شمال مشرق اور جنوب مغرب کی سمت میں ہونا چاہیے تاکہ روشنی شمال سےآئے جو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق بہترین ہے۔

**ارتفاع ( عمارت کی بلندی)**

عمارت کی کرسی عام زمین سے اونچی ہونی چاہیے تا کہ عمارت کے ہر حصے میں مناسب روشنی ہو اور بارش کا پانی اندر نہ آسکے نیز گندے پانی کے نکاس کا مسئلہ نہ ہو۔

**تجاویز وسفارشات:**

1. عمارت کا فرش سطح زمین سے 5 فٹ اونچا رکھا جائے تا کہ بارش یا سیلاب کے پانی سے عمارت محفوظ رہ سکے۔
2. بچوں کے سکول سڑک سے کم از کم 5 منٹ کے فاصلے پر قائم کئے جائیں تا کہ پیدل چلنے کی مشقت سے بچ سکیں۔
3. ہر سکول کے اندر ۵۰ بچوں کے لئے ایک واش روم قائم کیا جائے۔
4. تدریسی کمروں کے ساتھ ساتھ خصوصی مضامین اور سرگرمیوں کے لئے کمرےموجود ہونے چاہئیں۔
5. ہر سکول کے اندر کمرہ جماعت میں سمعی و بصری معاونات نصب کیے جائیں مثلا پروجیکٹ، ٹی وی اور وائٹ بورڈزوغیرہ تاکہ ٹیکنالوجی کے ذریت علم کو موثر اور بامعنی بنایا جا سکے۔
6. سکولوں کے اندر ٹک شاپ/کینٹین کا با قاعدہ کمرہ بنایا جائے جہاں سے بچے ارزاں نرخوں پر اشیاء حاصل کریں
7. ہر سکول کے لئے کم از کم تین کنال کے کھیل کے میدان کو لازمی قرار دیا جائے
8. پہلے قائم شدہ سکول پلانٹ میں اگر بچوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو اس کے لئے نئے کمروں کی تعمیر کی بجائےنئے سکول قائم کرنے چاہئیں
9. ہر پرائمری سکول کے اندر انڈرگراؤنڈ گیمز کے لئے جمنیزیم اور سوئمنگ پول بنانا چاہیے ، آڈیٹوریم بنانے چاہئیں تا کہ ہم نصابی سرگرمیوں کا بہتر انتظام ہو سکے۔
10. تمام سکولوں کے اندر طلبہ کی تعداد اور ان کی عمر کی مناسبت سے فرنیچر مہیا کیا جائے تا کہ طالب علم فرشوں پر بیٹھنے پر مجبور نہ ہوں۔
11. کسی قسم کی ہنگامی حالات کے لئے سکولوں کے اندر فائر الارم، آگ بجھانے کے آلات موجود ہوں۔
12. سکولوں کی عمارتیں ذاتی عمارتوں سے ملحق نہ ہوں ان کو علیحدہ تعمیر کیا جائے۔

**خلاصہ بحث:**

وہ دور گیا جب درس و تدریسی کا کام عمارت کے بغیر کھلی فضا میں سرانجام دیا جا سکتا تھا ۔ اس وقت تعلیم کا مقصد صرف یہی ہوتا تھا کہ بچہ پڑھنے لکھنے اور حساب کرنے کے قابل ہو جائے وقت کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ تعلیم کے مقاصد میں بھی تبدیلی رونما ہوتی گئی ۔موجودہ دور میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم میں سکول کی عمارت کی وہی حیثیت ہےجواب جسم کے لئے دماغ کی ہے۔ جس قسم کی عمارت سکول کے لئے مہیا کی جائے گی وہ بہت حد تک تعلیم کی وسعت اور نوعیت کو متاثر کرے گی حقیقت میں ایک اچھے سکول کے لئے اس کی عمارت لوازمات تدریس میں سے ایک ہے ۔طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد اس بات کی متقاضی ہے کہ پرانے سکولوں کی عمارت میں بوقت ضرورت اضافہ کیا جائے۔

**کتابیات**

عمر،خ(1985)، *پاکستان میں ثانوی مدرسہ کی انتظامی حکمت عملی* ( پی یکم رپورٹ) لاہور، ادارہ تعلیم تحقیق ، جامعہ پنجاب

فضل ،م،خ (1960)، *ثانوی مدارس کا نظم ونسق*، لاہور : ملٹی کارواں کچہری روڈ

گل ،م (1988)، *پاکستان میں پرائمری تعلیم* ، ملتان ، بیکن بکس پبلشرز۔

اختر ،ع(1972)، *مدارس میں طلباء کی غیر حاضری کا تناسب*، لا ہور،ادار تعلیم وتحقیق

غلام ،م (1986) *ابتدائی تعلیم کے اساتذہ کا ترمیمی معیار،* لاہور،ادار تعلیم وتحقیق، جامعہ پنجاب

فضل ،ح(1987) *فن تعلیم وتربیت* ، دہلی ،مرکزی مکتبہ اسلامی پیشرز

عبدالعزیز ،ع(1983) تعلیم اور معاشری تبدیلی، ملتان: کاروان ادب پبلشرز

سرور ،م (2005)، جدی نظم ونسق مدرسہ، لاہور، مجید بک ڈپواردو بازار

زیب النساء،(س ن) *سکول اور کلاس روم مینجمنٹ،* لاہور،اردو بازار ضیاء پبلشرز

افضل ،ح(2010)*فن تعلیم وتربیت* ،لاہور،اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹیڈ

گورنمنٹ آف پاکستان (60-1955)، پہلا پانچ سالہ منصوبہ، اسلام آباد: پلاننگ بورڈ حکومت پاکستان۔

گورنمنٹ آف پاکستان (65-1960)، دوسرا پانچ سالہ منصوبہ، کراچی : پلاننگ بورڈ حکومت پاکستان۔

گورنمنٹ آف پاکستان (70-1965)، تیسرا پانچ سالہ منصوبہ کراچی: پلاننگ کمیشن حکومت پاکستان۔

گورنمنٹ آف پاکستان (75-1970)، چوتھا پانچ سالہ منصوبہ، اسلام آباد: پلاننگ کمیشن حکومت پاکستان۔

1. لیکچرر ،، ادارہ تعلیم و تحقیق، پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان

   ***ای میل:*** umme107@gmail.com [↑](#footnote-ref-1)